چلائے ڈالی۔

قاہرہ سے واپسی پر شیخ ابوزہرہ، مصطفیٰ زرقا، محمد قطب، محمود محمد شاکر اور بہت سے دوسرے اہلِ علم حضرات نے اپنی تصنیفات کا ایک ایک سیٹ مولانا کو بطور ہدیہ پیش کیا۔ اب گویا مولانا پاکستان آرہے ہیں تو اپنے ساتھ کتابوں کی ایک پوری لائبریری لا رہے ہیں۔ شیخ حسن البنا شہید رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے سیف الاسلام نے بھی اپنے دادا کی تمام تصنیفات ہدیۃً دی ہیں۔

پھر دمشق میں ۲۵ جنوری کی رات ½ ۱۰ بجے ہم لوگ قاہرہ سے بذریعہ ہوائی جہاز دمشق واپس آئے۔ دو دن وہاں قیام کیا جس میں ملاقاتوں کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ آج ۲۸ کو ہم لوگ کویت پہنچ رہے ہیں یہ خط میں دمشق اور کویت کے درمیان ہوائی جہاز میں مکمل کر رہا ہوں، اور ان شاء اللہ کویت میں اترتے ہی اسے حوالہ ڈاک کر دوں گا۔

کویت میں ہمارا ارادہ تین چار دن ٹھہرنے کا ہے۔ اس کے بعد مولانا اور چودھری غلام محمد صاحب غالباً ۲ یا ۳ فروری کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ جائیں گے۔ مولانا کراچی میں بہت کم رکنا چاہتے ہیں، اس لیے خیال ہے کہ وہ ۷ تک لاہور پہنچ جائیں گے۔ میں سامان کی وجہ سے ہوائی جہاز کے بجائے بحری جہاز سے سفر کروں گا اور غالباً ۷، ۸ فروری تک کراچی اور ۹ یا ۱۰ تک لاہور پہنچ جاؤں گا۔ الحمدللہ مولانا کی صحت بالکل ٹھیک ہے اور ہم دلیعنی میں اور چودھری صاحب) بھی بخیریت ہیں۔ تمام احباب اور جاننے والے حضرات سلام قبول فرمائیں اور دعاؤں میں فراموش نہ کریں۔

مولانا مودودی صاحب سے بی۔بی۔سی لندن کے نمائندہ موسیٰ الدجانی کا انٹرویو

مورخہ ۱۲/۱/۶۰

۱۔ سوال: آپ کی اردن میں تشریف آوری کا مقصد کیا ہے۔

جواب: اس سیاحت سے میرا مقصد انبیاء علیہم السلام کے آثار اور ان اقوام کے آثار کو بچشم خود

دیکھنا ہے۔ جن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ میں آج کل قرآن مجید کی ایک تفسیر لکھ رہا ہوں۔ اس تفسیر کی تیاری کے دوران میں میں نے محسوس کیا کہ قرآن مجید کے بہت سے مقامات کو آدمی اس وقت تک اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا جب تک ان علاقوں اور مقامات کو دیکھ نہ لے جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے یہ سفر کیا ہے اور اس سلسلہ میں مکّہ، طائف، بدر، مدینہ، مدائنِ صالح، خیبر، تبوک اور مغائرِ شعیب کو دیکھتا ہوا آ رہا ہوں۔ اور اب اردن و فلسطین کے آثار دیکھنے کے بعد جزیرہ نما سینا جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

۲۔ سوال: ہم پاکستان کی جماعتِ اسلامی کے متعلق اکثر سنتے اور پڑھتے رہتے ہیں۔ کیا اس کے متعلق آپ ہمیں کچھ معلومات دے سکتے ہیں؟

جواب: جماعت اسلامی موجودہ انقلاب کے زمانہ میں پاکستان میں موجود نہیں ہے۔ یہ جماعت اب سے ۱۹ سال پہلے اس مقصد کے لیے قائم ہوئی تھی کہ اسلام کو ایک مکمل نظام حیات کی حیثیت سے عملاً قائم کیا جائے اور وہ اپنے تمام پہلوؤں کے ساتھ صرف کتابوں کے اوراق پر ہی نہیں بلکہ عملی زندگی کے میدان میں کارفرما ہو۔ اب اسی مقصد کے لیے میں اپنی ذاتی حیثیت سے کام کر رہا ہوں اور امید ہے کہ دوسرے لوگ بھی اسی طرح فرداً فرداً کام کر رہے ہوں گے۔

۳۔ سوال: عربی زبان میں آپ کی بہت سی تصنیفات ہیں۔ کیا آپ ان کے متعلق ہمیں کچھ بتا سکتے ہیں؟

جواب: عربی زبان میں اب تک میری ۲۰ سے زائد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں الحجاب، الربا، مبادی الاسلام اور اسس الاقتصاد بین الاسلام والنظم المعاصرہ حال ہی میں شائع ہوئی ہیں اور آج کل سورۃ نور تحت الطبع ہے

۴۔ سوال: عرب اور دنیا کے دوسرے مسلمانوں کے مسائل میں آپ لوگ کس حد تک دلچسپی رکھتے ہیں، خصوصاً مسئلۂ فلسطین کے متعلق جناب کی کیا رائے ہے؟

جواب: قضایا العرب اور قضایا المسلمین میرے نزدیک الگ الگ نہیں ہیں۔ ہم ان سب کو

تمام عالم اسلامی کے مشترک قضایا سمجھتے ہیں خواہ وہ بلادِ عرب کے قضایا ہوں یا پاکستان کے یا انڈونیشیا کے یا اور کسی ملک کے۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق فلسطین کا قضیہ بھی صرف عربوں کا قضیہ نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کا قضیہ ہے۔ اسے محض عربوں کا قضیہ قرار دینا اسے کمزور کرنا ہے۔

۵۔ سوال: آپ کے ہاں پاکستان میں عربی زبان کس رفتار سے پھیل رہی ہے؟

جواب: عربی زبان قرآن اور سنت کی زبان ہے۔ اس لیے ہمارے ملک میں مسلمان اس کی تعلیم پر ہمیشہ بہت زور دیتے رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں ہزاروں مدارس ایسے موجود ہیں جن میں عربی زبان، تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں یونیورسٹیوں اور ہائی سکولوں میں عربی زبان کی تعلیم کا انتظام روز بروز زیادہ وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے۔

چراغ راہ کا سالنامہ

فروری سنہ ۱۹۶۰ء کے آخر میں آرہا ہے

قانون نمبر کے بعد دوسری شاندار پیشکش

* مقالے * مشاہیر اسلام کے غیر مطبوعہ خطوط * نئے افسانے
* تازہ منظومات اور
* مولانا مودودی سے مکہ ریڈیو کا انٹرویو
* مولانا مودودی کا سفرنامہ

صفحات ۱۵۰ ——— قیمت ۲؎

دفتر چراغ راہ - ۲۳ - اسٹریچن روڈ - کراچی ۱